روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 21 فروری 2006ء 22 محرم 1427 ہجری 21 تبلیغ 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 38

مغربی ممالک کو غلیظ اور بے ہودہ کارٹونوں کی اشاعت پر انتباہ

کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا اظہار خیال آزادی ضمیر نہیں ہے

اہل مغرب کا مذہب کو چھوڑ کر اخلاقی قدریں پامال کرنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 رفروری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 فروری 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں بعض مغربی ممالک کو غلیظ اور بے ہودہ کارٹونوں کی اشاعت پر انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا اظہار خیال آزادی ضمیر کے زمرہ میں نہیں آتا۔ تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپئن بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیل رہے ہو۔ یہ نہ تو جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادی ضمیر۔ ہر چیز کی طرح صحافت کا بھی ضابطہ اخلاق ہے۔ اہل مغرب کا مذہب کو چھوڑ کر ہر میدان میں اخلاقی قدریں پامال کرنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ حسب معمول حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

گزشتہ خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مغرب کے بعض اخبارات کی نازیبا اور بے ہودہ حرکت کی وجہ سے مسلم دنیا میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی اور اس پر جو ردعمل ظاہر ہوا اس بارے میں میں نے ضروری سمجھا کہ احمدیوں کو بتایا جائے کہ ایسے حالات میں ہمارے رویّے کیسے ہونے چاہئیں اور دنیا کو بھی سمجھانا چاہئے کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا اظہار خیال آزادی ضمیر کے زمرہ میں نہیں آتا۔ تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپئن بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیل رہے ہو یہ نہ تو جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادی ضمیر۔ جس طرح ہر پیشہ میں ضابطہ اخلاق اور ایک حد ہوتی ہے اسی طرح صحافت کے لئے بھی ضابطہ اخلاق ہے۔ آزادی رائے کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کے جذبات سے کھیلا جائے اور انہیں تکلیف دی جائے۔ اگر یہی آزادی ہے جس پر مغرب کو ناز ہے تو یہ آزادی ترقی کی طرف لے جانے والی نہیں بلکہ تنزل کی طرف لے جانے والی ہے اور جس طرح اہل مغرب بڑی تیزی سے مذہب کو چھوڑ کر آزادی کے نام پر ہر میدان میں اخلاقی قدریں پامال کر رہے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں کہ کس طرح یہ لوگ اپنی ہلاکت کو دعوت دے رہے ہیں۔ اب اٹلی میں ٹی شرٹس پر بے ہودہ اور غلیظ کارٹون چھاپ کر بیچنے شروع کر دیئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گندی حرکتیں خدا کے غضب کو بھڑکانے کا ذریعہ بن رہی ہیں کیونکہ بے ہودہ حرکتیں تسلسل اور ڈھٹائی سے کرتے چلے جانا اور اس پر مصر رہنا کہ ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ بات خدا کے غضب کو ضرور بھڑکاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کا فرض ہے کہ ان کو سمجھائیں اور خدا کے غضب سے ڈرائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور مرتبہ سے انہیں آگاہ کریں۔ اپنے خدا کے آگے جھکیں۔ اس سے مدد مانگیں کیونکہ وہ خدا جو اپنے لئے اور اپنے پیاروں کے لئے غیرت رکھنے والا ہے وہ اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ انسان کے بنائے ہوئے قانون کا پابند نہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے عذاب کی چکی جب چلتی ہے تو انسان کی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مغرب کے بعض لوگوں یا ملکوں کے یہ رویّے دیکھ کر احمدیوں کو خدا کے آگے جھکنا چاہئے۔ خدا کے مسیح نے امریکہ اور یورپ کو بھی انتباہ کیا ہے۔ دنیا میں زلزلے، طوفان اور آفتیں آ رہی ہیں وہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں۔ امریکہ نے اس کی ایک جھلک دیکھ لی ہے۔ پس اے یورپ تو بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے کچھ تو خوف خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔ ورنہ قہری تجلی کے سائے منڈلاتے نظر آ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرے اور دنیا کو بھی اس انذار سے آگاہ کرے۔

پتھر گر گیا

ابوجہل نے ایک دفعہ قریش کے سرداروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا پروگرام بنایا۔ اگلے دن جب رسول اللہ مسجد حرام میں نماز میں مشغول ہوئے تو حالت سجدہ میں ابوجہل پتھر لے کر آپ کی طرف بڑھا مگر جب آپ کے قریب پہنچا تو مرعوب ہو گیا اور پتھر اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اور اپنی قوم سے کہا کہ ایک خوفناک اونٹ میری طرف آ رہا تھا اور قریب تھا کہ مجھ پر حملہ کر دیتا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 298 باب مادار بین رسول اللّٰہ و بین رؤساء قریش)

ایک عظیم الشان فرق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”دیکھو بالشوزم لوگوں سے ان کے اموال جبراً چھینتی ہے مگر آپ (حضرت مسیح موعود) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرتد ہو جائے تو اس کا مال اسے واپس کر دو کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے (ضمیمہ شرط 12) یہ کتنا عظیم الشان فرق ہے کہ دنیا جس نظام نو کو پیش کرتی ہے اس میں جبراً لوگوں سے ان کے اموال چھینتی ہے مگر حضرت مسیح موعود جس نظام نو کو پیش فرماتے ہیں اس میں طوعی قربانیوں پر زور دیتے ہیں“۔

(نظام نو۔ انوار العلوم جلد 16 ص 591)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں“ (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

خطبہ جمعہ

احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو آپس کے لین دین اور قرضوں کی ادائیگی احسن طریق پر کرنی چاہئے۔ اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بدنیتی ان میں شامل نہیں ہونی چاہئے

آج دنیا کی ہر مصیبت، آفت اور پریشانی سے بچانے کے لئے ہر قسم کے اعلیٰ خُلق پر عمل اور اس کی اشاعت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

(باہمی لین دین، کاروبار، تجارتوں اور قرضوں کی ادائیگی میں عدل و انصاف اور احسان کے طریق کو اختیار کرنے سے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ مورخہ 18/نومبر 2005ء (18/نبوت 1384 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن اداراہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الشعراء کی آیات 182-184 تلاوت کیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر کیا ہے ان کو یہ نصیحت فرمائی کہ ماپ تول پورا دیا کرو۔ کم تولنے کے لئے ڈنڈی مارنے کے طریقے اختیار نہ کرو کیونکہ تمہاری یہ بدنیتی ملک میں فساد اور بدامنی پھیلانے کا باعث بنے گی۔ یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ بھی اسی مضمون کی ہیں۔ ان کا ترجمہ ہے کہ: پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔ اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو۔ یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں''۔

(تقریر جلسہ مذاہب۔ بحوالہ تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود سورۃ الشعراء زیر آیت 184)

تو یہ ماپ تول پورا نہ کرنا یا ڈنڈی مارنا، دیتے ہوئے مال تھوڑا تول کر دینا اور لیتے ہوئے زیادہ لینے کوشش کرنا یہ تمام باتیں چوری اور ڈاکے ڈالنے کے برابر ہیں۔ اس لئے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی بات نہیں تھوڑا سا کاروباری دھوکہ ہے کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں۔ بڑے واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ خبردار رہو، سن لو کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

پھر بعض لوگ دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی بات نہیں اس کو تو پتہ نہیں چل رہا کہ فلاں چیز کی کیا قدر ہے، اس کو دھوکے سے بیوقوف بنا لو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کچھ اپنی جیب میں ڈال لو، کچھ اصل مالک کو دے دو۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ بات یہ عمل بھی اسی زمرے میں آتے ہیں جو فساد پیدا کرنے والے عمل ہیں۔ اس قسم کے لوگ جو اس طرح کا مال کھانے والے ہوتے ہیں یہ لوگ دوسروں کے مال کھا کر آپس میں لڑائی جھگڑوں اور فساد کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے فریق کو جب پتہ چلتا ہے کہ اس طرح میرا مال کھایا گیا تو ان کے خلاف کارروائی کرتا ہے اور اس طرح آپس کے تعلقات میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات خراب ہوتے ہیں، مقدمے بازیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور بڑھتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ اور اگر دوسرا فریق صبر کرنے والا ہو، حوصلہ دکھانے والا ہو تو پھر تو بچت ہو جاتی ہے ورنہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا یہ لڑائی جھگڑے، فساد، فتنہ یہی صورتحال سامنے آتی ہے۔ اور روزمرہ ہم ان باتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

پھر لوگوں کا مال کھانے والا، کم تول کرنے والا اس حرام مال کی وجہ سے جو وہ کھا رہا ہوتا ہے طبعاً فسادی اور فتنہ پرداز بن جاتا ہے۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا۔ نیکی اور امن کی بات کی اس سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس کی ہر بات اور ہر کام میں سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اور یہ کاروباری بددیانتی یا کسی بھی وجہ سے دوسرے کا مال کھانا یہ ایسے فعل ہیں جن کی وجہ سے جیسا کہ اس آیت میں آیا کہ فساد نہ کرو، پہلی قوموں پہ تباہی بھی آئی ہے، یہ بھی ایک وجہ تباہیوں کی بنتی رہی ہے۔ تو یہ واقعات جو قرآن کریم میں ہمیں بتائے گئے ہیں صرف ان پرانے لوگوں کے قصے کے طور پر نہیں تھے بلکہ یہ سبق ہیں آئندہ آنے والوں کے لئے بھی کہ دیکھو اللہ تعالیٰ سے کسی کی رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر اس تعلیم سے دور ہٹو گے تو اس کے عذاب کے مورد بنو گے۔ ورنہ پہلی قومیں بھی یہ سوال کر سکتی ہیں کہ ہماری ان غلطیوں کی وجہ سے تو ہمیں عذاب نے پکڑا لیکن بعد میں آنے والے بھی یہی گناہ کرتے رہے اور آزادانہ پھرتے رہے اور عیش کرتے رہے۔ یہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے، لیکن جن واقعات کی خدا تعالیٰ نے خود اطلاع دے دی، یہ اطلاع اس لئے ہے کہ پہلی قوموں میں یہ یہ برائیاں تھیں جن کی وجہ سے ان کو یہ سزائیں ملیں، تم اگر سزا سے بچنا چاہتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور ان فساد کی باتوں سے رکو۔

اس زمانے میں دنیا کی لالچ کی وجہ سے عموماً انفرادی طور پر بھی اور قوموں کی سیاست کی وجہ سے قومی طور پر بھی ایک دوسرے کو تجارت میں، لین دین میں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو معاہدے ہوتے ہیں ان پر من وعن عمل نہیں ہوتا۔ سوسو تاویلیں اور حجتیں نکالی جاتی ہیں۔ اگر ان مغربی قوموں کی اپنی مرضی کے مطابق غریب ممالک عمل نہ کریں تو یہ اپنے معاہدوں کو اور سودوں کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ اس معاہدے سے اتنا استفادہ نہ کر سکیں جس کی وجہ سے یہ معاہدے ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ان غریب ممالک کو پہلے تجارت اور ہمدردی کے دھوکے میں رکھ کر لوٹا جاتا ہے اور پھر زیرنگیں کر لیا جاتا ہے۔ جو اختلاف کرے اس پر فوج کشی کر دی جاتی ہے۔ طاقت استعمال کر کے اس قوم کو اپنے تسلط میں

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

لے لیا جاتا ہے۔ تو بہر حال ان فساد پیدا کرنے والوں کے، دوسروں کے حقوق چھیننے والوں کے یہ دوہرے معیار ہوتے ہیں کہ اپنی پسند کی قوموں سے، اپنی ہم مذہب قوموں سے لین دین اور طرح سے کرتے ہیں۔ غریب ملکوں سے یا غیر مذہب قوموں سے لین دین اور طرح سے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کرتے ہیں کہ غریب ملکوں کی معاشی پالیسیاں بنانے کے بہانے سے ان کو ایسے شیطانی معاشی چکر میں گرفتار کر دیتے ہیں کہ وہ ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ اور یہ لوگ پھر ان غریب ملکوں کی دولت بھی لوٹ لیتے ہیں۔ تو ان سب چیزوں کی جڑ جن کی وجہ سے یہ فائدے اٹھائے جا رہے ہوتے ہیں اور نقصان پہنچائے جا رہے ہوتے ہیں یہی تجارتیں اور لین دین اور ماپ تول ہی ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ فرمایا ہے کہ (۔) (الاعراف: 86) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ سورۃ الاعراف میں ایک آیت میں اس مضمون کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (الاعراف: 86) کہ تمہارے لئے بہتر تھا اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

پس آج یہ پیغام ہمیں ہر اس شخص تک اور ہر اس قوم کے لیڈروں تک پہنچانا چاہئے اور ہر اس قوم تک پہنچانا چاہئے جو ان تجارتی دھوکے بازیوں میں مبتلا ہیں کہ تم ان دھوکوں سے امن اور اپنی بالا دستی حاصل نہیں کر سکتے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ایمان لانا ضروری ہے ورنہ پرانی قوموں کی تباہیاں تمہارے سامنے ہیں۔ یہ عذاب جنہوں نے پہلی قوموں کو تباہ کیا اب بھی آ سکتے ہیں۔ اگر ہوش کی آنکھ ہو تو دیکھیں کہ آ رہے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جو آفتیں اور تباہیاں آ رہی ہیں امریکہ میں بھی، ایشیا میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی اور اب موسم کی سختیوں کے بارے میں بھی پیشگوئیاں کی جا رہی ہیں تو ان آفتوں کی وجہ بہت ساری برائیاں جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ تو ان سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرو۔ ہر احمدی کو یہ پیغام اپنے اپنے دائرے میں اور اپنے حلقے میں پہنچانا چاہئے، قرآن کریم کے انذار کو سامنے رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود کے دعوے کو پیش کرنا چاہئے۔

............سمجھانا چاہئے کہ سب سے اوّل یہ حکم تمہارے لئے ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرو۔ کیونکہ ہمارے...............ملکوں میں سے جس کسی کا بس چلتا ہے انفرادی طور پر ماپ تول اور لین دین میں تقریباً سبھی ڈنڈی مارنے والے ہیں، دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں۔ عیسائی مغربی ممالک کم از کم چھوٹی اور انفرادی تجارت میں کافی حد تک ایمانداری سے اپنی چیزیں بیچتے ہیں اور لین دین کرتے ہیں اور عموماً اسی اعتماد پر ان سب کے کاروبار بھی چل رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ....ملکوں میں اس کی بہت زیادہ کمی ہے۔ کئی ملکوں سے تجارت ہوتی ہے اور مغربی ممالک سے بڑے بڑے آرڈر ملتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ بعض کاروباری.......... بھائی کاروبار صحیح نہیں رکھتے اور دھوکے کی وجہ ہے وہ تجارتیں بجائے پھیلنے کے کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور سمجھتے یہ ہیں کہ ہم نے دوسرے کو دھوکہ دے کر تیر مار لیا۔ جبکہ بعد میں وہ نقصان اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو انذار فرمایا ہے یعنی جو اس کا علم رکھنے والے اور اس کتاب کو ماننے والے ہیں کہ یہ سب سے زیادہ اس کے نیچے آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ................بحیثیت قوم ترقی نہیں کر پا رہے۔ کیونکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح طور پر کھول کر ان پرانی قوموں کے واقعات بتائے ہیں اور احکامات بھی دیئے ہیں کہ یہ یہ باتیں تم نے نہیں کرنی اور یہ یہ کرنی ہیں۔ اس لئے ہم بہر حال جب تک اس پر عمل نہیں کرتے، ترقی نہیں کر سکتے۔ دوسروں کو تو ڈھیل زیادہ لمبا عرصہ ہو سکتی ہے لیکن...........کو نہیں۔

پس آج دنیا کو ہر مصیبت، آفت اور پریشانی سے بچانے کے لئے ہر قسم کے اعلیٰ خلق پر عمل اور اس کی (۔) کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کیا اسوہ قائم فرمایا۔ کس طرح آپؐ تجارت اور لین دین اور اس کے معاہدے کیا کرتے تھے، کس طرح اپنے عہد پورے کیا کرتے تھے، کس طرح قرضے اتارا کرتے تھے آپؐ نے اپنی امت کو بھی نصیحتیں فرمائیں کہ کس طرح لین دین کیا کرو۔ اور یہ سب تعلیم آپؐ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق دی اس کی چند مثالیں یہاں پیش کرتا ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عداء بن خالد ہوذہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک دستاویز لکھی کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام خریدا جس کے اندر نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی اخلاقی خرابی وخباثت ہے۔ یہ دو مسلمانوں کا آپس میں ایک سودا ہے (جس میں کسی طرح کی دھوکے بازی نہیں کی گئی)۔ (جامع ترمذی)

تو دیکھیں کس طرح اور کس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محتاط ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور تقویٰ کا جو معیار تھا اس تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یقیناً آپؐ نے اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد یہ تحریر لکھوائی ہوگی۔ اس غلام کو اچھی طرح پرکھنے اور دیکھنے کے بعد اس پر یہ اعتماد قائم ہوا ہوگا۔ آپ نے کھول کر بتا دیا کہ یہ باتیں مَیں اس کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ بعض دفعہ انسانی طبیعتوں کا پتہ بھی نہیں چلتا لیکن یہ جو باتیں کہی ہیں تم بھی ان کا جائزہ لے لو کہ یہ ایسا ہی ہے جس طرح میں نے کہا ہے اور ہر چیز کھول کر بیان کر دی۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر اونٹ کسی سے قرض لیا۔ پھر آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے کچھ اونٹ آئے تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا نوعمر اونٹ واپس کر دو۔ مَیں نے کہا ان اونٹوں میں سے صرف ایک اونٹ ہے جو بہت عمدہ ہے اور سات سال کا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا وہی اسے دے دو اس لئے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین طریق پر قرض ادا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

تو دیکھیں قرض کی حسن ادائیگی، معاشرے میں محبت و پیار پھیلانے کا طریق۔ لوگ تو آمنے سامنے کے سودوں پر بھی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح دھوکہ دینے کی کوشش کریں۔

پھر زمانہ نبوت سے پہلے بھی لین دین کے معاملے میں، تجارت میں، آپؐ کے اعلیٰ خُلق کے بارے میں روایت میں آتا ہے، حضرت ابی سائب سے روایت ہے کہ ہم آپؐ کے ساتھ جاہلیت کے زمانے میں کاروبار میں شراکت کرتے لیکن ہم نے آپؐ کو کبھی دھوکے بازی اور جھگڑا کرتے نہیں دیکھا۔

اگر آج اس اسوہ پر عمل ہو تو بہت سارے جھگڑوں سے معاشرہ محفوظ ہو سکتا ہے۔ تحریریں بھی لکھی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود بھی جھگڑے ہوتے ہیں۔ مقدمے بازیاں چلتی ہیں اور سالوں تک ان مقدمے بازیوں کی وجہ سے دونوں فریق وقت کے ساتھ ساتھ اپنا مالی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے مُحارب بن دثارؒ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کرنا تھا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری رقم ادا فرمائی اور میری رقم سے زائد بھی عنایت فرمایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع۔ باب فی حسن القضاء)

یہ اس طرح رقم ادا کرنا کوئی سُود نہیں ہے۔ بلکہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قرضے کی احسن رنگ میں ادائیگی ہے کہ قرض کی ادائیگی اس طرح احسن طور پر ہو، اس طرح شکریہ کے ساتھ کی جائے کہ مَیں تمہارا ممنون ہوں تم نے وقت پر میری ضرورت پوری کی اور اس شکر کے اظہار کے طور پر مَیں تمہیں یہ زائد اپنی خوشی سے دے رہا ہوں۔ تو یہی وہ اُسوہ ہے جس سے معاشرے میں محبت اور امن کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

دارقطنی کی ایک لمبی روایت ہے جس میں راوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابتدائی زمانے میں مشرکین مکہ کے ظالمانہ سلوک کا نقشہ کھینچا ہے۔ پھر اسلام کے غالب آنے کے بعد جب تمام عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرنگیں تھا اس وقت کا آپؐ کے لین دین کا واقعہ بیان کیا ہے۔ طارق بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ایک قافلے کے ساتھ مدینہ کے قریب آ کر پڑاؤ کیا۔ اس پڑاؤ کے دوران ایک شخص سفید کپڑوں میں ملبوس ہمارے پاس آیا اور سلام کیا۔ (جو لین دین سے تعلق والا حصہ ہے وہ مَیں بیان کر رہا ہوں) اور پھر ہم سے پوچھا آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ رمضہ سے آئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ بھی تھا (اس زمانے میں سرخ اونٹ کافی مہنگے اونٹوں میں شمار ہوتے تھے) تو اس آنے والے شخص نے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنہیں راوی اس وقت نہیں جانتے تھے) پوچھا کیا تم اپنا یہ سرخ اونٹ فروخت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کتنے میں فروخت کرو گے؟ تو انہوں نے کچھ صاع کھجوریں اس کی قیمت بتائی کہ اتنے میں فروخت کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے مجھے دے دو۔ اور آپؐ نے وہ اونٹ لیا اور مدینہ کی طرف چل دیئے کہ قیمت مدینہ جا کے مَیں بھجوا دوں گا۔ تو راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ آپؐ اونٹ لے کر چلے گئے اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد ہمیں خیال آیا کہ ہم نے ان سے تعارف تو حاصل ہی نہیں کیا کہ کون ہے۔ پتہ نہیں کون شخص ہے؟ کیا ہے؟ اب رقم بھی ملے گی یا نہیں؟ یا کھجوروں کا جو سودا ہوا ہے اس کی مقدار ملے گی یا نہیں؟ اس فکر میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگ گئے۔ ہر کوئی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ تم نے کیوں اونٹ جانے دیا۔ ایسے شخص کو اتنا قیمتی اونٹ دے دیا جس کو ہم جانتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے اس قافلے میں ایک خاتون بھی موجود تھیں۔ (لگتا ہے کہ وہ بڑی ذہین اور قیافہ شناس تھیں اور ان میں مومنانہ فراست تھی) اس عورت نے ہمیں کہا کہ ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو۔ مَیں نے اس شخص کے چہرے کو دیکھا تھا وہ ایسا نہیں لگتا کہ تمہیں ذلیل کرے۔ میں نے کبھی کسی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ چودھویں رات کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ تو راوی کہتے ہیں کہ رات کے کھانے کے وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہمیں سلام کیا اور بتایا کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبر کے طور پر آیا ہوں۔ انہوں نے تمہارے لئے کھانا بھیجا ہے، خوب سیر ہو کر کھاؤ۔ اور یہ کھجوریں اپنے اونٹ کی قیمت کے مطابق ماپ لو یعنی کھانا بھی رات کا بھجوا دیا اور قیمت بھی بھجوا دی۔ روایت آگے بھی چلتی ہے۔ یہ لوگ پھر مدینہ گئے۔ بہرحال دیکھیں آپؐ نے صرف یہ نہیں کہا کہ مَیں نے ماپ کے کھجوریں بھیج دی ہیں لے لو۔ بلکہ فرمایا کہ تم لوگ بھی اس کو ماپ لو تا کہ کسی بھی قسم کا ابہام نہ رہے اور تمہاری قیمت پوری ہو جائے، کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

پھر ہمیں آپس کے لین دین کے بارے میں امانتوں کی ادائیگی کے بارے میں آپ نصیحت فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی تمہارے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھتا ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور اس شخص سے بھی ہرگز خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔

(ابوداؤد کتاب البیوع۔ باب فی الرجل یاخذ حقہ......)

پھر صرف یہی نہیں کہ امانت لوٹا دو بلکہ فرمایا کہ وہ شخص مومن ہی نہیں کہلا سکتا جو امانتوں میں خیانت کرتا ہے، جو دوسروں کے حق مارتا ہے، جو کسی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے، جو اپنے عہد کو صحیح طور پر نہیں نبھاتا۔

اس بارے میں ایک اور روایت ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ (۔) یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں رکھتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 135 مطبوعہ بیروت)

اب امانت صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ کسی نے کوئی چیز یا رقم کسی کے پاس رکھوائی تو وہ اس طرح واپس کر دی۔ یہ تو ہے ہی لیکن کوئی بھی شخص جو بھی کام کر رہا ہے اگر وہ اس کا حق ادا نہیں کر رہا، چاہے کام میں سستی کر کے حق ادا نہیں ہو رہا یا کاروباری آدمی کا اپنے کاروبار میں دوسرے کو دھوکے دینے کی وجہ سے اس سے انصاف نہیں ہو رہا، حق ادا نہیں ہو رہا تو یہ خیانت ہے کیونکہ کاروبار میں، لین دین میں مثلاً اگر کسی نے کسی دوسرے پر اعتبار کیا ہے تو اس کو امین سمجھ کر ہی اس کو امانتدار سمجھ کر ہی اس سے کاروبار یا لین دین کا معاہدہ کیا ہے۔ اگر اس اعتماد کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے تو یہ خیانت ہے۔ پھر ہمارے ملکوں میں سودے ہوتے ہیں۔ لوگ چیزیں بیچتے ہیں تو اس میں ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ یہ بھی خیانت ہے۔ امانت کا صحیح طرح حق ادا کرنا نہیں ہے، کسی کا حق مارنا ہے۔ تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو ایمان میں کمزوری کی نشانی ہیں۔

وعدوں کا پاس کرنا ہے۔ اگر اپنے عہد نہیں نبھا رہے تو عہد توڑنے کے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور عہد توڑنے کے ساتھ ساتھ خیانت بھی کر رہے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ بے ایمان اور بے دین لوگ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں امانت، دیانت اور لین دین میں اعلیٰ معیار قائم کرنے کا جو احساس پیدا کیا، جو تربیت کی اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بعض دفعہ صحابہ سودے میں اس بات پر بحث کیا کرتے تھے کہ مثلاً لینے والا یا خریدنے والا کسی چیز کی قیمت زیادہ بتا رہا ہے اور دینے والا اس کی قیمت کم بتا رہا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی ایک دوسرے صحابی کو ایک گھوڑا بیچنے لگے اور اس کی جو قیمت بیچنے والے نے بتائی وہ خریدنے والے کے نزدیک کم تھی۔ انہوں نے اس کی قیمت تین چار گنا کر کے بتائی۔ اور اس بات پہ جھگڑا ہو گیا۔ لینے والا کہہ رہا ہے میں کم قیمت لوں گا۔ دینے والا کہہ رہا ہے کہ نہیں مَیں زیادہ قیمت دوں گا۔ تو یہ تھے وہ معیار جو صحابہ نے حاصل کئے۔ اور یہی معیار ہیں ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں، جن باتوں کا ایک مومن کو خیال رکھنا چاہئے اور اس طرح اپنی امانت اور دیانت کے معیاروں کو بڑھانا چاہئے۔

ایک بہت بڑی بیماری جو دنیا میں عموماً ہے اور جس کی وجہ سے بہت سارے فساد پیدا ہوتے ہیں وہ ہے کاروبار کے لئے یا کسی اور مصرف کے لئے قرض لینا اور پھر ادا کرتے وقت ٹال مٹول سے کام لینا۔ بعض کی تو نیت شروع سے ہی خراب ہوتی ہے کہ قرض لے لیا پھر دیکھیں گے کہ کب ادا کرنا ہے۔ اور ایسے لوگ باتوں میں بھی بڑے ماہر ہوتے ہیں جن سے قرض لینا ہو ان کو ایسا باتوں میں چراتے ہیں کہ وہ بیوقوف بن کے پھر رقم ادا کر دیتے ہیں یا کاروباری شراکت کر لیتے ہیں۔

بہرحال ایسے ہر دو قسم کے قرض لینے والوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال قرض پر لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کے سامان کر دے گا۔ اور جو شخص مال ہڑپ کرنے کی نیت سے قرض لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا۔

اکثر مشاہدہ میں آتا ہے ایسے لوگ جو بدنیتی سے قرض لیتے ہیں ان کے کاموں میں بڑی بے برکتی رہتی ہے۔ مالی لحاظ سے وہ لوگ ڈوبتے ہی چلے جاتے ہیں اور خود تو پھر ایسے لوگ برباد ہوتے ہی ہیں ساتھ ہی اس بے چارے کو بھی اس رقم سے محروم کر دیتے ہیں جس سے انہوں نے باتوں میں چرا کر رقم لی ہوئی ہوتی ہے۔ جو بعض دفعہ اس لالچ میں آ کر قرض دے رہا ہوتا ہے، پیسے کاروبار میں لگا رہا ہوتا ہے کہ مجھے غیر معمولی منافع ملے گا۔ وہاں عقل اور سوچ کا سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا۔ بس وہ منافع کے چکر میں آ کر اپنے پیسے ضائع کر دیتے ہیں اور بظاہر اچھے بھلے عقلمند لوگوں کی اس معاملے میں عقل ماری جاتی ہے اور ایسے دھوکے بازوں کو رقم دے دیتے ہیں۔

تو قرض جب بھی لینا ہو نیک نیتی سے لینا چاہئے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا اللہ پھر اس کی مدد کرتا ہے۔ اور ایک احمدی کا یہی نمونہ ہونا چاہئے اور قرض کی واپسی بھی بڑے اچھے طریقے سے ہونی چاہئے جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی ایک اور روایت مَیں بیان کرتا ہوں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سال کا اونٹ لینا تھا وہ آیا اور تقاضا کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دے دو۔ جس کو بھی آپؐ نے کہا تھا انہوں نے طلب کرنے والے کے تقاضے کے مطابق اونٹ تلاش کیا تو اس عمر کا یعنی ایک سال کا اونٹ انہوں نے نہیں پایا۔ بڑی عمر کا اونٹ تھا جو زیادہ قیمتی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دے دو۔ اس پر جس کو دینا تھا اس نے کہا آپؐ نے میرا قرض بہتر طور پر پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر دے۔ بہرحال وہ اس کی دعا تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے لحاظ سے بہتر ہو۔

(بخاری کتاب الوکالۃ باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ ......)

تو یہ قرض کی ادائیگی کے نیک طریق کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھائے ہیں۔

احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد کو دور کرنا ہے تو آپس میں جو بھی لین دین یا قرض لیتے ہیں ان کی اس طرح حسن ادائیگی ہونی چاہئے۔ آپس میں کاروباری معاملات خوبصورتی سے طے ہونے چاہئیں۔ اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بھی بدنیتی شامل نہیں ہونی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نفس امّارہ کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جائے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہو گا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے''۔ اس کا قرض واجب ادا کرو''اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے''۔ یعنی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ ''پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امرِ الٰہی کے خلاف ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607 جدید ایڈیشن)

پس ہمارے سامنے یہ تعلیم ہے۔ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے سامنے (ـ) کی صحیح تعلیم کے نمونے قائم کرتے ہیں۔ اگر ہمارے عمل اس کے خلاف ہوں تو ہمیں سوچنا چاہئے کہ نہ تو ہم امانت کا حق ادا کر رہے ہیں، نہ ہی ہم اپنے عہد پورے کر رہے ہیں بلکہ کاروبار میں دوسروں کو دھوکہ دے کر قرضوں میں ٹال مٹول سے کام لے کر گناہگار بن رہے ہیں اور اُس زمرے میں آ رہے ہیں جو فساد پیدا کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ تو مَیں بھی آج بڑے افسوس سے یہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اتنا بڑا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں پہلے تو ذرائع وسائل اتنے نہیں تھے کہ خلیفۂ وقت جو بات کہہ رہا ہوتا تھا یا حضرت مسیح موعود کے ارشادات جو بیان کئے جاتے تھے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعلیم بتائی جاتی تھی جس کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات بیان کئے جاتے تھے وہ اسی جگہ پر محدود ہوتے تھے جس مجمع کو یا جس جلسے کو وہ خطاب کیا جا رہا ہوتا تھا۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس کا خلاصہ یا کچھ حد تک تفصیل چند ہفتوں بعد جماعت کے افراد تک پہنچ جاتی تھی اور ان کی تعداد بہت کم ہوتی تھی جو براہ راست استفادہ کر سکیں۔ لیکن آج ایم ٹی اے کے بابرکت انعام اور انتظام کی وجہ سے یہ آواز اس وقت لاکھوں احمدیوں کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ آج ہمارے دعوے کی آواز اپنوں اور غیروں تک یکساں ایک ہی وقت میں پہنچ جاتی ہے۔ دوسرے بھی بہت سارے استفادہ کرتے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ ہر ملک میں، ہر شہر میں، ہر احمدی اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالے جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے چھپانے کی کوشش کرے، دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور حتی الوسع یہ کوشش کرے کہ ایسی کمزوریاں اور عمل سرزد نہ ہوں جو جماعت کی بدنامی کا موجب بنیں۔ حضرت مسیح موعود نے تو بڑے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ ایسے لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری طرف منسوب ہو کے اور پھر مجھے بدنام کرتے ہو تو پھر میرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے تو میری بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں ہو۔ کیونکہ جب ایک شخص غیر کے سامنے اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے تو دوسرا تو بہرحال اس کو احمدی سمجھتا ہے اور کسی احمدی کہلانے والے کے بارے میں گہرائی میں جانے سے پہلے، جاننے سے پہلے، یہی سمجھتا ہے کہ عموماً جس طرح احمدی دوسروں کی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہیں، قابل اعتبار ہیں، یہ بھی ہو گا۔ لیکن جب کسی احمدی سے ایسی سوچ والے کسی شخص کو لین دین میں یا کاروبار میں یا دوسرے وعدوں میں کوئی نقصان پہنچتا ہے یا صدمہ پہنچتا ہے تو وہ پوری جماعت کو ہی برا سمجھتا ہے۔

آج کل مجھے کئی خط مل رہے ہیں غیر از جماعت (ـ) کی طرف سے بھی اور غیر.......... کی طرف سے بھی۔ چاہے مہینے میں دو چار ہی ہوں، لیکن بہرحال بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ جماعت جس طرح پھیل رہی ہے بعض نئے آنے والے اپنے کاروباری ساتھیوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے پرانے دھوکے چل رہے ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے تکلیف اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب پُرانے احمدی خاندانوں کے بعض لوگ بھی دھوکے میں ملوث ہوتے ہیں۔ پاکستان سے بھی اور دوسرے ملکوں سے بھی بعض غیر از جماعت خط لکھتے ہیں کہ آپ کا فلاں احمدی ہمارے اتنے پیسے کھا گیا۔ بلکہ ایک نے تو یہ لکھا کہ مَیں نے آپ کو خط لکھا تھا آپ نے جماعت کو کہا جماعت نے بڑی مدد کی۔ لیکن وہ احمدی کسی طرح اس وعدے کو پورا کرنے یا پیسے دینے پر راضی نہیں ہے۔ اس لئے مَیں اب اپنا معاملہ خدا پہ چھوڑتا ہوں۔ یہ الفاظ تو ایک احمدی کو کہنے چاہئیں کہ مَیں اپنا معاملہ خدا پہ چھوڑتا ہوں کجا یہ کہ کوئی دوسرا کہہ رہا ہو۔ تو جب بھی ایسے معاملات کا علم ہوتا ہے تو دوسرے کے پیسے واپس کرانے یا ادا کرنے کی کوشش تو کی جاتی ہے لیکن بعض دفعہ مطالبہ کرنے والا بھی غلط ہوتا ہے، ناجائز مطالبہ کر رہا ہوتا ہے۔ بہرحال احمدیوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنے لین دین کو، ماپ تول کو، کاروبار کو، قرضوں کی واپسی کو، بالکل صاف ستھرا رکھیں۔ قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور حضرت مسیح موعود کی توقعات کے مطابق ہمیشہ اپنا دامن پاک و صاف رکھیں۔ اس طرح کرنے سے جہاں وہ اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے وہاں جماعت کی نیک نامی کا بھی باعث بن رہے ہوں گے۔ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ اس بارے میں کہہ چکا ہوں یہ بھی ایک خاموش (ـ) ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر کوئی اپنے معاملات ہمیشہ صاف رکھنے والا ہو۔

محترم رشید احمد چوہدری صاحب
کے حالات اور خدمات دینیہ

محترم رشید احمد چودھری صاحب سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن انٹرنیشنل لندن میں 29 جنوری 2005ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کے دورہ سے واپسی پر مورخہ 19 جنوری 2006ء کو لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محترم رشید احمد چودھری صاحب جماعت احمدیہ کے مخلص اور فدائی احباب میں شامل تھے۔ مورخہ 7 جنوری 2002ء کو آپ دفتر روزنامہ الفضل ربوہ تشریف لائے تو آپ سے مختصر انٹرویو میں آپ کے حالات زندگی معلوم کئے گئے۔ جو مسلسل مضمون کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

محترم رشید احمد چودھری صاحب کے والد کا نام محترم چودھری بشیر احمد صاحب مرحوم ہے آپ یکم دسمبر 1934ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی علاقہ ہوشیار پور ہے۔ دادا محترم چودھری مولا بخش صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ انہوں نے اپنے گاؤں بھمبیاں ضلع ہوشیار پور میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی اور اس کے بعد وہاں ایک مستحکم جماعت کے قیام میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

محترم رشید چودھری صاحب نے ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور سے آپ نے انٹر پاس کیا۔ 1954ء میں ٹی آئی کالج ربوہ منتقل ہونے کے بعد آپ نے ربوہ میں ہی B.Sc مکمل کی۔ آپ کے کلاس فیلوز میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم اور محترم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت وصنعت وتجارت ہیں۔

محترم رشید چودھری صاحب نے 1956ء میں لاہور سے B.T کیا۔ اس کے بعد آپ نے پولیس میں بطور سب انسپکٹر ملازمت کا آغاز کیا۔ اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد پر آپ نے L.L.B کا امتحان پاس کیا۔ دس سال پولیس ڈیپارٹمنٹ میں رہنے کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ ووچر سکیم کے ذریعے 1967ء میں بطور ٹیچر ویزا حاصل کر کے لندن روانہ ہوئے۔

لندن میں آپ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا پہلے ایک سکول میں اور اس کے بعد مرکزی سرکاری دفاتر میں غیر ملکی افراد کو انگریزی زبان پڑھاتے رہے۔

جماعتی خدمات

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے، اس دور میں آپ کو حضور انور کے ساتھ اندرون ملک دورے کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1974ء میں لندن قیام کے دوران Golden Deeds of Muslims کے عنوان سے انگریزی میں کتاب تحریر کی جس کا بعد میں نام بدل کر The Stories of early Islam رکھا گیا۔ یہ کتاب برطانوی تعلیمی حکام کے کہنے پر تحریر کی جس کی نظر ثانی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ اس کتاب میں بہت خوبصورت انداز میں اسلام کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے پہلی مرتبہ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ انٹرنیشنل مقرر ہوئے۔ اس سے قبل یہ عہدہ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ کہلاتا تھا۔ حضور انور نے 1986ء کے جلسہ برطانیہ کے موقع پر آپ کو نامزد فرمایا۔ اس کے تحت آپ تمام ممالک کے پریس سیکرٹریان سے رابطہ رکھتے تھے۔

آپ کو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے پہلے مدیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع الفضل کا مواد شائع ہونے سے پہلے خود ملاحظہ فرماتے تھے۔

آپ چلڈرن بک کمیٹی (CBC) کے چیئرمین رہے اس کمیٹی کے تحت درجن سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ حضور انور نے ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں اس کمیٹی کی خود تربیت فرمائی اور یہ کمیٹی روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کرتی رہی اور براہ راست ہدایات حاصل کرتی رہی۔ اس کے علاوہ سیکرٹری ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ اور ممبر قضاء بورڈ کے عہدوں پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔

1998ء میں تدریس سے ریٹائر ہوئے اور پھر خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔

پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب 4 بیٹیاں اور دو بیٹے مکرم مسرور احمد صاحب اور مکرم مشہود قمر صاحب ہیں۔ دونوں بیٹے لندن میں ہی اچھی پوسٹوں پر ملازم ہیں۔ بیماری کے باوجود خدمات سلسلہ میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بچوں میں سوکھے کا مرض
وجوہات۔ علامات اور علاج

پاکستان میں ساٹھ فیصد بچے غذائی کمی کا شکار ہیں اور جب بچہ غذا کی کمی کا شکار ہوتا ہے تو اس میں قوت مدافعت ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ مختلف قسم کی بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ ایسے بچے عموماً نمونیا، دست، پیچش اور سوکھے کے مرض کا شکار ہو جاتے ہیں اور غذائی قلت کی وجہ سے بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر پاتے۔ نتیجتاً موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پاکستان ایک ایسا زرعی ملک ہے جو اپنی غذائی اجناس بیرون ملک برآمد کرتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس ملک کے ساٹھ فیصد بچے غذائی کمی کا شکار ہیں۔

بچے کو شدید درجے کی غذائی کمی سے بچانے کیلئے والدین کو چاہئے کہ اس کا سدباب کریں اور اس کیلئے ضروری ہے کہ والدین بچے میں غذائی کمی کی نشانیاں پہچانیں۔ مثلاً ماؤں کیلئے لازم ہے کہ بچے کا ہر ماہ وزن کروا کے وزن کے چارٹ (Growth Chart) پر نوٹ کریں۔ عموماً ایک صحت مند بچے کا وزن ہر ماہ بڑھتا ہے اور وزن کے چارٹ پر لائن اوپر کی طرف جاتی ہے۔ اور اگر لائن نیچے کی طرف جائے تو یہ تشویش ناک بات ہے۔ جب بچے میں غذائی کمی کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو سب سے پہلے اس کا وزن کم ہونا شروع ہوتا ہے۔ بچے کی جلد کی چکنائی اور چمک ختم ہو جاتی ہے۔ جلد کے کچھ حصوں پر گہرے اور کچھ ہلکے دھبے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مائیں یہ سمجھتی ہیں کہ یہ جلد کی بیماری ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اس کے علاوہ کچھ بچوں میں پروٹین کی بھی کمی ہو جاتی ہے جسے کواشیورکور (Kwashiorkor) کہتے ہیں۔ یہ بیماری افریقہ میں بہت عام ہے۔ اس میں عموماً بچوں کے پیر سوج جاتے ہیں۔ تاہم مناسب پروٹین ملتے ہی یہ سوجن ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بالوں کی چمک ختم ہو کر بال سوکھے اور کھردرے جبکہ بالوں کا رنگ کالے سے بھورا ہونے لگتا ہے۔ ساتھ ہی بال جھڑنے لگتے ہیں اور بالوں کی یہ تبدیلی ہی خطرے کا سگنل ہے۔

لہٰذا والدین کو فوراً غذا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ غذا کی کمی کی وجہ سے جسم سے چربی ختم ہو جاتی ہے اور جلد پر (خصوصاً چہرے کی جلد پر) جھریاں پڑنے لگتی ہیں۔ جبکہ پروٹین اور چکنائی کی کمی کی وجہ سے ہاتھ پیر سوکھ جاتے ہیں۔ طاقت اور توانائی کم ہو جانے کے باعث یہ بچے بھاگ دوڑ بھی کم کر دیتے ہیں اور بستر پر لیٹے رہتے ہیں۔ منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں جس سے بچوں کو کھانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ وٹامن ڈی اور کیلشیم کی کمی کی وجہ سے ہڈیاں بہت کمزور اور کبھی کبھار ٹوٹ بھی جاتی ہیں۔ جبکہ پیروں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فولاد کی کمی ہونے سے جسم میں خون کی بھی کمی ہو جاتی ہے اور بچہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ نیز یہ غذائی کمی اگر طویل عرصہ تک رہے تو بچے کا قد بھی چھوٹا رہ سکتا ہے۔ غرض یہ کہ غذائی کمی کے اثرات جسم کے ہر حصے پر ظاہر ہوتے ہیں اور قوت مدافعت ختم ہونے سے جسم پر ہر قسم کی بیماریوں کے حملہ آور ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

سوکھے کا مرض عموماً ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں غربت یا قحط کی صورت حال ہو۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ پاکستان میں غذائی اجناس وافر مقدار میں موجود ہیں۔ بس کمی ہے تو والدین میں شعور کی۔ کیونکہ اگر بچے کو مناسب متوازن غذا دی جائے تو کمزور سے کمزور بچے کا وزن بھی بڑھنے لگتا ہے اور سوکھے کا مرض لاعلاج ہرگز نہیں ہے۔ لہٰذا سوکھے کے شکار بچے کو غذا کی مختلف اقسام وقفے وقفے سے دی جائیں۔ جن میں نشاستہ، پروٹین، وٹامن، چکنائی، فولاد وغیرہ شامل ہیں تو بچہ آسانی سے ہضم بھی کر سکتا ہے اور صحت مند بھی ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے عموماً نرم کھچڑی، ابلی ہوئی سبزیاں، انڈہ، دودھ اور گوشت بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو دودھ میں انڈہ پھینٹ کر یا کھچڑی میں سبزیاں ملا کر بھی دی جا سکتی ہیں۔ قیمہ یا مرغی ابال کر پیس لیں اور چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر دیں۔ یا پھر یخنی میں چاول پکا کر اور ابلی ہوئی سبزیاں ملا کر دیں۔ کوشش کریں کہ ایک ہی وقت میں بچے کو نشاستہ، پروٹین اور وٹامن ایک ساتھ مل جائیں۔ پھر جیسے جیسے بچے کا ہاضمہ درست ہوگا اس کی بھوک بھی بڑھے گی اور آپ اسے زیادہ مقدار میں غذا دے سکیں گے۔ لہٰذا آپ کو جیسے ہی احساس ہو کہ آپ کا بچہ کمزور ہو رہا ہے یا اس کا وزن کم ہو رہا ہے تو یا آپ کو غذائی کمی کی نشانیاں نظر آ رہی ہیں تو فوراً بچوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اس کے مشورے سے بچے کی غذا کی طرف توجہ دیں۔ واقفین نو بچوں کے والدین کو بھی خصوصاً اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً میڈیکل چیک اپ کرواتے رہنا چاہئے تا کہ بچہ کسی وجہ سے غذائی کمی کا شکار ہے تو اس کا فوراً تدارک ہو سکے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد افضل زاہد صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے عزیزم ذیشان اجمل عظیم واقف نو ابن مکرم محمد اکمل پرویز صاحب وخاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الرضا مریم صدیقہ نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا دورہ مکمل کرلیا ہے ہر دو بچوں سے مورخہ 13 جنوری 2006ء کو بیت الحمد چک سکندر میں مکرم محمد رفیع خاور صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور بعدازاں دعا کروائی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کا صحیح علم اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دے اور قرآن کریم کی برکتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد عباس احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم داؤد احمد صاحب کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور اس کا نام تابش احمد تجویز ہوا ہے اسی طرح میرے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور اس کا نام طاہر احمد تجویز ہوا ہے۔ دونوں بچے مکرم شیخ محمد الیاس صاحب کے پوتے اور حضرت شیخ عنایت اللہ صاحب رنگریز رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں بچوں کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے خلافت کا سچا فرمانبردار بنائے۔

مکرم محمود احمد ملک صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ سائرہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم سلیمان احمد خان صاحب ابن مکرم شمیم احمد خان صاحب آف ٹوٹنگ لندن کو مورخہ 7 فروری 2006ء کو لندن میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حمزہ احمد خان تجویز ہوا ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم رشید احمد خان صاحب انگلستان اور مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب مرحوم آف لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین باعمر صحت والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ طاہر احمد صاحب نصیر سیکرٹری تصنیف واشاعت جماعت احمدیہ کراچی تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت شیخ صاحب دین صاحب کے پوتے مکرم شیخ محمد احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم 28 جنوری 2006ء کو حرکت قلب بند ہونے سے کراچی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 66 سال تھی۔ نماز جنازہ بیت العزیز میں مربی سلسلہ مکرم طاہر احمد کاشف صاحب نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ باغ احمد میں تدفین کے بعد مکرم اسلم امتیاز صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے اپنی حیثیت کے مطابق چندے بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ترکہ چوہدری خدابخش صاحب)

مکرم مبشر احمد صاحب ہانڈو گوجر تحصیل وضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری خدابخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں ان کے نام پلاٹ نمبر 13/18 دارالصدر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ برقبہ دس مرلے منتقل کردہ ہے۔ اس پلاٹ میں سے 6 مرلہ 181 مربع فٹ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 مکرم چوہدری عصمت علی صاحب۔ پسر
2 مکرم چوہدری اختر علی صاحب۔ پسر
3 مکرم چوہدری صفدر علی صاحب۔ پسر
4 مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب۔ پسر
5 مکرم چوہدری منور احمد صاحب۔ پسر
6 مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب۔ پسر
7 مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب۔ پسر
8۔ مکرمہ زکیہ سلطانہ صاحبہ۔ دختر
9۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ۔ دختر

بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2 فروری 2006ء قبل نماز ظہر وعصر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم لطیف احمد صاحب کھوکھر

مکرم لطیف احمد صاحب کھوکھر ابن مکرم غلام حیدر صاحب کھوکھر 30 جنوری 2006ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ مرحوم مکرم تنویر احمد صاحب کھوکھر کے والد تھے جو کہ لمبے عرصہ سے ریویو آف ریلیجنز کی تدوین اور پرنٹنگ کا کام کرنے کے علاوہ ایم ٹی اے میں کام کررہے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم علی حسن صاحب

مکرم علی حسن صاحب یکم فروری 2006ء کو یوکے میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ ایک لمبا عرصہ گلبرگ لاہور میں گزارا اور گزشتہ آٹھ نو ماہ سے اپنے بیٹے کے پاس یہاں مورڈن میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ایک نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نوید سحر سونیا صاحبہ

مکرمہ نوید سحر سونیا صاحبہ بنت مکرم محمد ریاض نوید صاحب 22 دسمبر 2005ء کو ہمبرگ جرمنی میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں نمازوں کی پابند، دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(2) مکرمہ بدر مسعود صاحبہ

مکرمہ بدر مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب 15 نومبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اور انتہائی صابر وشاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی نیک خاتون تھیں۔

(3) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب 19/اکتوبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم محترمہ ام متین صاحبہ کے رضاعی بھائی ہیں بچپن خلیفۃ المسیح الثانی کے گھر گزارا۔ حضرت اماں جان کے زیر تربیت رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی امیر ضلع چکوال بھی رہے۔ مرحوم مکرم مولانا بشیر احمد صاحب اختر مربی سلسلہ کے خسر اور مکرم منیر احمد صاحب امیر ابوظہبی کے والد تھے۔

(4) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم 12 جنوری 2006ء کو 91 سال کی عمر میں کوئٹہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعاگو اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کا جنازہ کوئٹہ سے ربوہ لایا گیا اور جنازہ ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

(5) مکرم میجر ولید اسلم منہاس صاحب

مکرم میجر ولید اسلم منہاس صاحب 31 مئی 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم ایک نہایت ہی نیک اور مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا گھر ہمیشہ نماز کا سنٹر رہا۔ 80 کی دہائی میں بھی جماعت کی شدید مخالفت کے دنوں میں انہوں نے اپنے گھر نماز سنٹر قائم رکھا۔ (باقی صفحہ 8 پر)

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر
کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور
ہوم اپلائنسز
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت وتوانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، رومانی خاص
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

خبریں

قومی اخبارات سے

ڈنمارک سے سفیر واپس بلالیا گیا: پاکستان نے ڈنمارک سے سفیر کو واپس بلالیا ہے اور اسلام آباد میں ڈینش ایمبیسی بند کردی گئی ہے۔ جرمن سفارتخانہ ڈنمارک کی نمائندگی کرے گا۔

وفاقی دارالحکومت کے تعلیمی ادارے بند: توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاج کے دوران کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے وفاقی دارالحکومت میں تمام تعلیمی ادارے ایک ہفتہ کے لئے بند کردیئے گئے ہیں۔

خاکوں کے خلاف مظاہرے: ملک بھر میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ کراچی میں پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ پنجاب میں سینکڑوں مظاہرین گرفتار کرلئے گئے۔ پولیس نے مسجد وزیرخان لاہور کو تالے لگا کر نمازی قید کردیئے۔ حافظ سعید کو نظر بند کردیا گیا۔ سعد رفیق سمیت مسلم لیگ (ن) کے 7 رہنما گرفتار کئے گئے اور کئی مذہبی جماعتوں کے 150 رہنما اور کارکن تھانوں میں بند کردیئے

(بقیہ صفحہ 7)

(6) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ 21نومبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم محلّہ میں بطور سیکرٹری وقف جدید لمبا عرصہ خدمت کرتے رہے۔ اسی طرح کافی عرصہ بطور نمائندہ الفضل بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 21فروری

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:02

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود
ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email:uepak@hotmail.com

ماشاءاللہ گیزر
طالب دعا: محمود احمد
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

ڈیلر: فریج، ایئرکنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 049-4423173 047-6214510

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹرسائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹرسائیکل
70CC نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (ساجد جنرل سیلز منیجر PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

پلاٹ، کوٹھیاں، رقبہ جات، لاہور، گوادر وغیرہ
علی اسٹیٹ
ALI
EXPORT & IMPORT
Rice & Bed sheets
SHAHKAR TRADERS.
HEAD OFFICE:459-G4,
JOHAR TOWN.LAHORE
TEL:92-42-5028290-91-5302046
Germany:tel 0049615582327
E-mail:alishahkar5@yahoo.com
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد
0300-4358976-0301-4025121

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895: Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

C.P.L 29-FD

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل 0300 9488447
ای میل umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بلیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر